ماڈیول ۲۰

موزوں پر مسح کرنے کی کیفیت

موزے پر مسح کرنا وضو کے فرائض میں شامل ہے اور اس کی تفصیل میں فقہاء کے چار مختلف اقوال موجود ہیں۔

پہلا قول: کم از کم تین انگلیوں سے مسح

فقہائے حنفیہ کے نزدیک موزے پر مسح کرنے کے لیے کم از کم تین انگلیوں کا مسح کرنا ضروری ہے۔ دو یا ایک انگلی سے مسح کرنے سے مسح مکمل نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص ایک انگلی یا دو انگلیاں استعمال کرے تو یہ کافی نہیں ہوگا۔

دلیل: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا اثر ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور موزے کے اوپر مسح کیا، اور ان کے انگلیوں کے نشان موزے پر واضح نظر آتے تھے (مصنف عبد الرزاق)۔

اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ "اصابع" کا لفظ کم از کم تین انگلیوں پر دلالت کرتا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ موزے کے مسح کے لیے تین انگلیاں ضروری ہیں۔

دوسرا قول: پورے موزے کا مسح واجب

فقہائے مالکیہ کے نزدیک موزے کے پورے اوپر والے حصے کا مسح کرنا واجب ہے، یعنی موزے کے اوپر کوئی جگہ مسح سے خالی نہیں رہنی چاہیے۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو موزے کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے دیکھا (سنن ابی داود: حدیث نمبر 163)۔

یہاں "ظاہر" سے مراد پورا اوپری حصہ ہے، اس لئے پورے موزے پر مسح کرنے کا کہا گیا ہے۔

تیسرا قول: کم از کم جس مقدار پر مسح کا اطلاق ہو، وہ کافی ہے

فقہائے شافعیہ کا موقف ہے کہ موزے پر مسح کی ادائیگی کے لئے اتنی مقدار کافی ہے جس پر " مسح "کا اطلاق ہو سکے، چاہے ایک انگلی سے بھی کیا جائے۔

دلیل: شافعیہ کا کہنا ہے کہ مسح کے لئے شریعت میں کوئی خاص قید نہیں، لہذا اگر معمولی سا مسح بھی کر لیا جائے تو وضو کے احکام میں اس کی گنجائش موجود ہے۔

چوتھا قول: اوپر کے حصے کا زیادہ تر مسح ہونا چاہئے

فقہائے حنابلہ کا قول ہے کہ موزے کے اوپر والے حصے کا زیادہ تر مسح ہونا چاہئے۔ اگر کچھ جگہ خالی رہ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

دلیل: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا اثر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر اس قول کی دلیل ہیں۔ ان روایات میں ذکر ہے کہ انہوں نے موزے پر انگلیوں کے نشان چھوڑے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ حصہ کا مسح کافی ہے اور پورے حصے پر مسح ممکن نہیں ہوتا۔

راجح قول

راجح اور صحیح قول یہی ہے کہ حنابلہ کا چوتھا قول زیادہ قوی ہے، جس میں موزے کے اوپر والے حصے کے زیادہ حصے کا مسح کافی سمجھا گیا ہے۔ پورے حصے کا مسح ممکن نہیں، لہذا اس قول کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔

دونوں پاؤں پر مسح کے وقت کا اختلاف

پہلا قول: دونوں پاؤں پر بیک وقت مسح

فقہ حنفیہ اور بعض حنابلہ کے نزدیک دونوں پاؤں پر بیک وقت مسح کیا جا سکتا ہے، یعنی دائیں اور بائیں موزے پر ایک ساتھ ہاتھ رکھ کر مسح کیا جائے۔

دلیل: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دائیں ہاتھ کو دائیں موزے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں موزے پر رکھا اور ایک ساتھ مسح کیا (مصنف ابن ابی شیبہ)۔

یہ روایت بیک وقت مسح کرنے کی طرف اشارہ کرتی ہے، تاہم بعض علماء نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

دوسرا قول: پہلے دائیں پاؤں اور پھر بائیں پاؤں پر مسح

جمہور علماء کے نزدیک پہلے دائیں پاؤں پر مسح کیا جائے اور پھر بائیں پاؤں پر، کیونکہ مسح غسل کا بدل ہے اور غسل میں پہلے دائیں اور پھر بائیں کو دھونا چاہئے۔

دلیل: جمہور علماء کا استدلال ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اعمال میں ہمیشہ دائیں جانب کو ترجیح دیتے تھے، جیسے کہ دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنا اور دائیں پاؤں کو پہلے دھونا، لہذا وضو میں بھی دائیں پاؤں کا مسح پہلے اور بائیں پاؤں کا بعد میں کرنا افضل ہے۔

راجح قول

راجح قول یہی ہے کہ جمہور کا دوسرا قول زیادہ صحیح ہے، یعنی پہلے دائیں پاؤں پر اور پھر بائیں پاؤں پر مسح کرنا چاہیے۔

موزوں پر مسح کی مدت

موزوں پر مسح تب جائز ہو گا جب باوضو ہو کر پہنے جائیں۔

پہلا قول: مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات، مسافر کے لیے تین دن اور تین رات

جمہور علماء یعنی فقہائے حنفیہ، شافعیہ، حنابلہ، اور امام مالک کی ایک روایت کے مطابق مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے، جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین رات مقرر ہے۔

دلیل: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم سفر کی حالت میں ہوں تو اپنے موزے نہ اتارا کریں تین دن اور تین راتیں، البتہ جب حالتِ جنابت ہو جائے تو پھر غسل کرنا لازم ہوتا ہے اور اس صورت

میں موزے اتارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن قضاء حاجت (پیشاب، پاخانہ) یا نیند کی وجہ سے موزے اتارنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ (سنن نسائی: حدیث نمبر 127)

دوسرا قول: مسح کی مدت میں کوئی تحدید نہیں

امام مالک رحمہ اللہ کا مشہور قول اور امام شافعی رحمہ اللہ کی ایک روایت کے مطابق مسح کے لیے کوئی معین مدت نہیں ہے۔ ان کے نزدیک مقیم اور مسافر دونوں جتنی دیر چاہیں مسح کر سکتے ہیں، جب تک موزے خراب نہ ہوں یا وضو کی ضرورت نہ ہو

دلیل: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں جمعہ کے دن شام کے علاقے سے روانہ ہوا اور اگلے جمعہ کے دن مدینہ پہنچا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے موزے پہن رکھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: 'اے عقبہ! تم نے اپنے موزے کب اتارے تھے؟' میں نے جواب دیا: 'میں نے پچھلے جمعہ کے دن یہ موزے پہنے تھے اور اس جمعہ تک انہیں پہنے رکھا ہے۔' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 'تم نے سنت کے مطابق عمل کیا۔'"

راجح قول

صحیح احادیث اور جمہور علماء کی رائے کی بنیاد پر پہلا قول راجح ہے کہ مقیم کے لیے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات اور مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے۔

مسح کی مدت کا آغاز

پہلا قول: مسح کی مدت کا آغاز موزے پہننے کے بعد پہلی بار وضو ٹوٹنے سے ہوگا

فقہائے حنفیہ، شافعیہ، اور حنابلہ کے نزدیک مسح کی مدت کا آغاز موزے پہننے کے بعد پہلی مرتبہ وضو ٹوٹنے سے ہوگا۔ اس قول کے مطابق، اگر کسی نے باوضو ہو کر موزے پہنے اور بعد میں وضو ٹوٹ گیا تو اس ٹوٹنے کے وقت سے مسح کی مدت شروع ہوتی ہے، نہ کہ مسح کرنے کے عمل سے۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی حدیث: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کریں، اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی مدت ہے۔ (سنن ابن ماجہ: حدیث نمبر 478)

اس حدیث میں مدتِ مسح کا ذکر تو موجود ہے، لیکن مسح کے آغاز کا وقت واضح نہیں کیا گیا، تاہم فقہائے کرام نے اجتہاد کرتے ہوئے وضو کے ٹوٹنے کو مدت کے آغاز کی بنیاد بنایا ہے۔

اجتہادی دلیل: فقہاء کے نزدیک مسح کا عمل موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹنے سے مشروط ہے، لہٰذا انہوں نے قیاس کیا کہ جیسے وضو کے فرائض کے لئے طہارت شرط ہے، اسی طرح مسح کے لئے وضو کے ٹوٹنے سے مدت کا آغاز ہونا چاہیے۔

دوسرا قول: مسح کی مدت کا آغاز پہلی مرتبہ مسح کرنے کے وقت سے ہوگا

امام احمد بن حنبل اور بعض دیگر فقہاء کے نزدیک مسح کی مدت کا آغاز اس وقت سے ہوتا ہے جب پہلی بار مسح کیا جاتا ہے۔ اس قول کے مطابق، اگر کسی نے وضو ٹوٹنے کے بعد پہلی مرتبہ موزے پر مسح کیا تو اسی وقت سے مدتِ مسح شروع ہو جاتی ہے۔

دلیل: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مسح کی مدت مقرر فرمائی۔

اگرچہ حدیث میں مسح کے آغاز کے وقت کی صراحت نہیں ہے، مگر امام احمد نے اس سے قیاس کرتے ہوئے اس بات کو ترجیح دی کہ پہلی بار مسح کے وقت سے ہی مدت کا آغاز ہوتا ہے۔

راجح قول

جمہور علماء کا پہلا قول زیادہ راجح اور درست معلوم ہوتا ہے کہ مسح کی مدت کا آغاز وضو ٹوٹنے کے بعد ہوتا ہے، کیونکہ مسح کے لئے وضو کا ٹوٹنا شرط ہے۔ اس پر جمہور علماء کے اجتہاد اور دلائل بھی موجود ہیں اور اسی قول کو صحیح سمجھا گیا ہے۔

وضو میں ترتیب کا حکم

پہلا قول: وضو میں ترتیب سنت ہے

فقہائے حنفیہ کے نزدیک وضو میں ترتیب سنت ہے اور فرض نہیں۔ان کے مطابق اگر ترتیب میں تبدیلی ہو جائے، مثلاً پہلے پاؤں دھو لیے جائیں اور بعد میں چہرہ یا ہاتھ دھوئے جائیں، تو وضو ہو جائے گا، اگرچہ سنت پر عمل نہیں ہو گا۔

دلیل: فقہائے حنفیہ کا استدلال یہ ہے کہ سورۃ المائدہ کی آیت میں "واؤ" کا استعمال ترتیب کی شرط نہیں بلکہ صرف جمع کے معنی میں ہے۔ "واؤ" عطف کا کلمہ ہے جو ترتیب کا تقاضا نہیں کرتا، اس لیے قرآن میں ترتیب مذکور ہے مگر اس کا التزام فرض نہیں۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے وضو میں ترتیب کو تبدیل کر دیا اور فرمایا کہ وضو تو ہو گیا، مگر افضل عمل وہی ہے جو ترتیب کے ساتھ کیا جائے۔
اس اثر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ترتیب کو سنت سمجھا اور فرض قرار نہیں دیا۔اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

قیاس: فقہائے حنفیہ قیاس کرتے ہیں کہ شریعت میں بعض اعضاء کا ذکر ترتیب کے بغیر بھی آیا ہے، جیسے غسل جنابت میں ترتیب شرط نہیں۔اس لئے وضو میں بھی ترتیب کو فرض سمجھنا ضروری نہیں۔

دوسرا قول: وضو میں ترتیب فرض ہے

جمہور علماء، جن میں فقہائے شافعیہ، حنابلہ، اور مالکیہ شامل ہیں، کے نزدیک وضو میں ترتیب فرض ہے۔ان کے مطابق وضو کے دوران قرآن مجید میں بیان کردہ ترتیب سے اعضاء کو دھونا ضروری ہے، اور اگر ترتیب میں تبدیلی کی جائے تو وضو مکمل نہیں ہو گا۔

دلیل: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھو لو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھو لو۔" (سورۃ المائدۃ: آیت 6)

اس آیت میں وضو کے اعضاء کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جس میں پہلے چہرہ، پھر ہاتھ، پھر سر کا مسح، اور آخر میں پاؤں کا دھونا شامل ہے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ ترتیب قرآن کا حکم ہے اور اسی کے مطابق وضو کرنا ضروری ہے۔

راجح قول

ان تمام دلائل کی روشنی میں جمہور علماء کا قول راجح ہے کہ وضو میں ترتیب فرض ہے۔ قرآن مجید کی آیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وضو میں ترتیب ضروری ہے، اور اگر اس ترتیب کا لحاظ نہ رکھا جائے تو وضو مکمل نہیں ہوگا۔

Mozon par Masah Karne ki Kaifiyat

Muzay par masah karna Wudhu ke farayz mein shamil hai aur is ki tafseel mein fuqaha ke chaar mukhtalif aqwaal mojood hain

Pehla Qaul: Kam Az Kam Teen Ungliyon Se Masah

Fuqaha-e-Hanafiyyah ke nazdeek mozon par masah karne ke liye kam az kam teen ungliyon ka masah karna zaroori hai. Do ya ek ungli se masah karne se masah mukammal nahi hoga. Agar koi shakhs sirf ek ya do ungliyan istemaal kare to yeh kaafi nahi hoga.

Daleel: Hazrat Hasan bin Ali رضی اللہ عنہ ka asar hai ke unhoon ne Wudhu kiya aur mozon par masah kiya, aur un ki ungliyon ke nishan mozon par wazeh nazar aate the. (Musannaf Abdur Razzaq)
Is daleel se sabit hota hai ke "asaabi" ka lafz kam az kam teen ungliyon par dalalat karta hai, jisse zameer hota hai ke mozon ke masah ke liye teen ungliyan zaroori hain.

Dosra Qaul: Poore Mozon Ka Masah Wajib

Fuqaha-e-Malikiyyah ke nazdeek mozon ke poore ooper wale hisse ka masah karna wajib hai, yani mozon ke ooper koi jagah masah se khaali nahi rehni chahiye.

Daleel: Hazrat Ali رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke unhoon ne Nabi Kareem ﷺ ko mozon ke ooper wale hisse par masah karte dekha. (Sunan Abi Dawood: Hadees Number 163)
Yahan "zahir" se murad poora ooper wala hissa hai, is liye poore mozon par masah karne ka kaha gaya hai.

Teesra Qaul: Kam Az Kam Jis Miqdar Par Masah Ka Itlaq Ho, Woh Kaafi Hai

Fuqaha-e-Shafiyyah ka moqaif hai ke mozon par masah ki adaigi ke liye itni miqdar kaafi hai jis par "masah" ka itlaq ho sake, chahe ek ungli se bhi kiya jaye.

Daleel: Shafiyyah ka kehna hai ke masah ke liye shariat mein koi khaas qayd nahi, lehaza agar mamooli sa masah bhi kar liya jaye to Wudhu ke ahkaam mein iski gunjaish mojood hai.

Chautha Qaul: Ooper Ke Hisse Ka Zyada Tar Masah Hona Chahiye

Fuqaha-e-Hanabilah ka qaul hai ke mozon ke ooper wale hisse ka zyada tar masah hona chahiye. Agar kuch jagah khaali reh jaye to koi harj nahi.

Daleel: Hazrat Hasan bin Ali رضی اللہ عنہ ka asar aur Hazrat Umar رضی اللہ عنہ ka asar is qaul ki daleel hain. In riwayaat mein zikr hai ke unhoon ne mozon par ungliyon ke nishan chhore. Is se sabit hota hai ke zyada hissa ka masah kaafi hai aur poore hisse par masah mumkin nahi hota.

Raajih Qaul

Raajih aur saheeh qaul yeh hai ke Hanabilah ka chautha qaul zyada qawi hai, jismein mozon ke ooper wale hisse ke zyada hissa ka masah kaafi samjha gaya hai. Poore hisse ka masah mumkin nahi, lehaza is qaul ke mutabiq amal karna chahiye.

Dono Paon Par Masah Ke Waqt Ka Ikhtilaf

Pehla Qaul: Dono Paon Par Baik Waqt Masah

Fuqaha-e-Hanafiyyah aur baaz Hanabilah ke nazdeek dono paon par baik waqt masah kiya ja sakta hai, yani dayein aur bayein mozon par ek sath haath rakh kar masah kiya jaye.

Daleel: Hazrat Mughira bin Shu'ba رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne dayein haath ko dayein mozay par aur bayein haath ko bayein mozay par rakha aur ek sath masah kiya. (Musannaf Ibn Abi Shaibah)
Ye riwayat baik waqt masah karne ki taraf ishara karti hai, taham baaz ulama ne iski sanad ko zaeef qarar diya hai.

Dosra Qaul: Pehle Dayein Paon Aur Phir Bayein Paon Par Masah

Jumhoor ulama ke nazdeek pehle dayein paon par masah kiya jaye aur phir bayein paon par, kyun ke masah ghusl ka badal hai aur ghusl mein pehle dayein aur phir bayein ko dhona chahiye.

Daleel: Jumhoor ulama ka istedlal hai ke Rasool Allah ﷺ apne aamaal mein hamesha dayein jaanib ko tarjeeh dete the, jaise ke dayein haath se kaam shuru karna aur dayein paon ko pehle dhona, lehaza Wudhu mein bhi dayein paon ka masah pehle aur bayein paon ka baad mein karna afzal hai.

Raajih Qaul

Raajih qaul yeh hai ke Jumhoor ka dosra qaul zyada saheeh hai, yani pehle dayein paon par aur phir bayein paon par masah karna chahiye.

Mozon Par Masah Ki Muddat

Mozon par masah tab jaiz hoga jab bawazu ho kar pehne jae.

Pehla Qaul: Muqeem Ke Liye Ek Din Aur Ek Raat, Musafir Ke Liye Teen Din Aur Teen Raat

Jumhoor ulama yani fuqaha-e-Hanafiyyah, Shafiyyah, Hanabilah, aur Imam Malik ki ek riwayat ke mutabiq muqeem ke liye mozon par masah ki muddat ek din aur ek raat hai, jab ke musafir ke liye teen din aur teen raat muqarrar hai.

Daleel: Hazrat Safwan bin Assal رضی اللہ عنہ bayan karte hain ke Rasool Allah ﷺ hamen hukm dete the ke jab hum safar ki haalat mein hon to apne moze na utaara karein teen din aur teen raat. Albata jab haalat-e-janabat ho jaye to phir ghusl karna laazim hota hai aur is surat mein moze utaarne ka hukm diya gaya hai. Magar qaza-e-haajat (peshab, paikhana) ya neend ki wajah se moze utaarne ka hukm nahi diya gaya.
(Sunan Nasai: Hadees Number 127)

Dosra Qaul: Masah Ki Muddat Mein Koi Tadeed Nahi

Imam Malik رحمہ اللہ ka mashhoor qaul aur Imam Shafii رحمہ اللہ ki ek riwayat ke mutabiq masah ke liye koi muayyan muddat nahi hai. Unke nazdeek muqeem aur musafir dono jitni dair chahein masah kar sakte hain, jab tak moze kharab na hon ya Wudhu ki zaroorat na ho.

Daleel: Hazrat Uqbah bin Amir رضی اللہ عنہ farmate hain: “Main Jummah ke din Shaam ke ilaqay se rawana hua aur agle Jummah ke din Madina pohancha. Main Hazrat Umar رضی اللہ عنہ ke paas gaya aur maine moze pehn rakkhe the. Hazrat Umar رضی اللہ عنہ ne mujh se poocha: ‘Ae Uqbah! Tumne apne moze kab utaare the?’ Maine jawab diya: ‘Maine pichle Jummah ke din ye moze pehne the aur is Jummah tak unhein pehne rakha hai.’ Is par Hazrat Umar رضی اللہ عنہ ne farmaya: ‘Tumne sunnat ke mutabiq amal kiya.’”

Raajih Qaul

Saheeh ahadees aur Jumhoor ulama ki rai ki buniyad par pehla qaul raajih hai ke muqeem ke liye masah ki muddat ek din aur ek raat aur musafir ke liye teen din aur teen raat hai.

Masah Ki Muddat Ka Aghaz

Pehla Qaul: Masah Ki Muddat Ka Aghaz Moze Pehne Ke Baad Pehli Baar Wudhu Tootne Se Hoga

Fuqaha-e-Hanafiyyah, Shafiyyah, aur Hanabilah ke nazdeek masah ki muddat ka aghaz moze pehne ke baad pehli martaba Wudhu tootne se hoga. Is qaul ke mutabiq, agar kisi ne bawazu ho kar moze pehne aur baad mein Wudhu toot gaya to is tootne ke waqt se masah ki muddat shuru hoti hai, na ke masah karne ke amal se.

Daleel: Hazrat Safwan bin Assal رضی اللہ عنہ se riwayat hai ke Rasool Allah ﷺ ne hamen hukm diya ke jab hum safar mein hon to teen din aur teen raaton tak mozon par masah karein, aur muqeem

ke liye ek din aur ek raat ki muddat hai.
(Sunan Ibn Majah: Hadees Number 478)

Is hadees mein muddat-e-masah ka zikr to mojood hai, lekin masah ke aghaz ka waqt wazeh nahi kiya gaya, taham fuqaha ne ijtihad karte hue Wudhu ke tootne ko muddat ke aghaz ki buniyad banaya hai.

Dosra Qaul: Masah Ki Muddat Ka Aghaz Pehli Martaba Masah Karne Ke Waqt Se Hoga

Imam Ahmad bin Hanbal aur baaz doosre fuqaha ke nazdeek masah ki muddat ka aghaz is waqt se hota hai jab pehli martaba masah kiya jata hai. Is qaul ke mutabiq, agar kisi ne Wudhu tootne ke baad pehli martaba moze par masah kiya to usi waqt se muddat-e-masah shuru ho jati hai.

Daleel: Hazrat Khuzaymah bin Sabit رضی اللہ عنہ ki hadees mein hai ke Rasool Allah ﷺ ne musafir ke liye teen din aur teen raatin aur muqeem ke liye ek din aur ek raat masah ki muddat muqarrar farmayi.
(Agarche hadees mein masah ke aghaz ke waqt ki sarahat nahi hai, magar Imam Ahmad ne is se qiyas karte hue is baat ko tarjeeh di ke pehli martaba masah ke waqt se hi muddat ka aghaz hota hai.)

Raajih Qaul
Jumhoor ulama ka pehla qaul zyada raajih aur durust maloom hota hai ke masah ki muddat ka aghaz Wudhu tootne ke baad hota hai, kyun ke masah ke liye Wudhu ka tootna shart hai. Is par jumhoor ulama ke ijtihad aur dalayil bhi mojood hain aur isi qaul ko saheeh samjha gaya hai.

Wudhu Mein Tarteeb Ka Hukm

Pehla Qaul: Wudhu Mein Tarteeb Sunnat Hai

Fuqaha-e-Hanafiyyah ke nazdeek Wudhu mein tarteeb sunnat hai aur farz nahi. Unke mutabiq agar tarteeb mein tabdeeli ho jaye, maslan pehle paon dho liye jaye aur baad mein chehra ya haath dhoye jayein, to Wudhu ho jaye ga, agarche sunnat par amal nahi hoga.

Daleel: Fuqaha-e-Hanafiyyah ka istedlal yeh hai ke Surah Maida ki ayat mein "waw" ka istemaal tarteeb ki shart nahi balke sirf jamah ke maani mein hai. "Waw" atf ka kalma hai jo tarteeb ka taqaza nahi karta, is liye Quran mein tarteeb mazkoor hai magar iska iltizam farz nahi.

Daleel: Hazrat Ali رضی اللہ عنہ se manqool hai ke unhoon ne Wudhu mein tarteeb ko tabdeel kar diya aur farmaya ke Wudhu to ho gaya, magar afzal amal wohi hai jo tarteeb ke sath kiya jaye.

Is asar se sabit hota hai ke Hazrat Ali رضی اللہ عنہ ne tarteeb ko sunnat samjha aur farz qarar nahi diya. (Is ki sanad saheeh nahi hai)

Qiyas: Fuqaha-e-Hanafiyyah qiyas karte hain ke shariat mein baaz a’zaa ka zikr tarteeb ke baghair bhi aaya hai, jaise ghusl janabat mein tarteeb shart nahi. Is liye Wudhu mein bhi tarteeb ko farz samajhna zaroori nahi.

Dosra Qaul: Wudhu Mein Tarteeb Farz Hai

Jumhoor ulama, jin mein fuqaha-e-Shafiyyah, Hanabilah aur Malikiyyah shamil hain, ke nazdeek Wudhu mein tarteeb farz hai. Un ke mutabiq Wudhu ke douran Quran Majeed mein bayan kardah tarteeb se a’za ko dhona zaroori hai, aur agar tarteeb mein tabdeeli ki jaye to Wudhu mukammal nahi hoga.

Daleel: Allah Ta’ala ka irshad hai:"Aye imaan walon! Jab tum namaz ke liye khade hone ka iraada karo to apne chehron ko dho lo, apne haathon ko kohniyon tak, apne sar ka masah karo aur apne paon ko takhnoon tak dho lo."
(Surah Maida: Ayat 6)
Is ayat mein Wudhu ke a’za ko ek khaas tarteeb ke sath bayan kiya gaya hai, jismein pehle chehra, phir haath, phir sar ka masah aur aakhir mein paon ka dhona shamil hai. Jumhoor ulama ke nazdeek yeh tarteeb Quran ka hukm hai aur isi ke mutabiq Wudhu karna zaroori hai.

Raajih Qaul

In tamam dalail ki roshni mein Jumhoor ulama ka qaul raajih hai ke Wudhu mein tarteeb farz hai. Quran Majeed ki ayat aur Nabi Kareem ﷺ ke amal se yeh sabit hota hai ke Wudhu mein tarteeb zaroori hai, aur agar is tarteeb ka lehaaz na rakha jaye to Wudhu mukammal nahi hoga.